

## تعارف و تبصرہ

هادی النساء :

مصنفہ منشی سید احمد دھلوی مرتبہ سید یوسف بخاری دھلوی  
حجم ۳۲۵ صفحات، ناشر، مجلس ترقی ادب، ۲ - کلب روڈ، لاہور  
قیمت دس روپے

مجلس ترقی ادب، لاہور نے اردو کلاسیکی ادب کی اشاعت کا جو وسیع  
کام شروع کر رکھا ہے، اس پروگرام میں یہ بے مثال کتاب بھی اعلیٰ معیار  
تصحیح و طباعت پر شایع کی ہے۔ هادی النساء عورتوں کی طرف سے لکھئے ہوئے  
۱۶۸ فرضی خطوط پر مشتمل ہے۔ اس میں دھلی کی بیگناتی زبان، محاورے،  
روز مرے اور رسم و رواج کا اننا بڑا اور ایسا مکمل ذخیرہ ہے کہ کسی دوسری  
کتاب میں اس قدر اور اننا اچھا ذخیرہ موجود نہیں ہے، اس لیے یہ کتاب اپنی  
پہلی اشاعت ۱۸۷۵ء سے اب تک ہر زمانہ میں بہترین اور بے مثال کتابوں میں<sup>1</sup>  
شمار ہوتی رہی ہے۔ اس کی پہلی اشاعت پر مسٹر ایس ڈبیو، فالن انسپکٹر  
صوبہ بہار مشہور فالن ڈکشنری کے مصنف نے لکھا تھا۔

”یہ کتاب مسلمان عورتوں کے مطالب، ان کی مختلف خواہشیں، ان  
کے روز مرہ برتاو، طور طریقے، گپ شپ، لڑائی جھگڑے، وہم، هجو، طعنے مہنے،  
رسم و رواج، بچوں کے کھلانے کے ڈھنگ، کھاڑتیں، پھیلیاں جن میں عورتیں  
زیادہ مشاق ہوتی ہیں، بہت اچھی طرح ظاہر کرتی ہے“

”ہم سے پوچھو تو اس کتاب میں مراء العروس (مصنفہ ڈپٹی نذیر احمد  
دھلوی مرحوم) سے بھی کہیں زیادہ عورتوں کے محاورے پائے جانتے ہیں،“  
اور نواب ضیاء الدین احمد خاں رئیس لوہارو نے لکھا تھا۔

”اس کو موافق بول چال مستورات اہل دہلی اور مطابق روز مرہ زنان شہر بہت ٹھیک اور درست پایا۔ خصوص بابت بیان رسوم زنان اہل اسلام، هندوستان جامع و کامل ہے جس سے مولف اس کا قابل صدگونہ تحسین و آفرین ہے،“ اسی طرح سر رشته تعلیمات اور تعلیمی انجمنوں نے اس کتاب کی بڑی بڑی تعریفیں کی ہیں۔ یہ موجودہ اشاعت سے پہلے بھی چہ بار چھپ چکی ہے۔ لیکن کمیاب بلکہ نایاب ہو گئی تھی۔ مجلس ترقی ادب نے قابل تعریف کام کیا کہ اسے شایع کر دیا۔

فضل زبان شناس سید یوسف بخاری دہلوی نے اس کی بڑی عمدہ تصحیح کی، ایک ایک حرف کو ٹھیک کیا، بڑا معلومات آفرین مقدمہ لکھا، ایک فرهنگ الفاظ تیز کر کے آخر میں اضافہ کیا۔ اور اس عمدگی کے ساتھ اس کتاب کو پیش کیا کہ تحقیق و تصحیح کے بلند ترین معیار کا نمونہ اسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

منشی سید احمد دہلوی، اردو کے سب سے بڑے لغت فرنگ آصفیہ چار مجلدات کے علاوہ اور بھی تیس کتابوں کے مصنف تھے، ان کی وفات دہلی میں ۱۹۱۸ء میں ہوئی ہے۔ ان کے والد بزرگوار مولانا عبدالرحمن مونگیری بھاری حضرت مولانا سید احمد بریلوی اور مولانا محمد اسماعیل شہید کے ساتھ معرکہ بالاکوٹ ۱۸۳۱ء کی جماعت مجاهدین میں تھے، اس کے بعد وہ ٹونک اور پھر دہلی میں آبے تھے۔

هم اس کتاب کی اشاعت پر اس کے مرتب اور ناشرین کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور سفارش کرتے ہیں کہ مسلمان خواتین خصوصاً اور زبان دانی کے شایق طبائع عموماً اسے ضرور پڑھیں اسید ہے کہ اس سے ان کو زبان شناسی اور تاریخ تمدن کے سلسلہ میں بڑا فائدہ حاصل ہو گا۔

(عبد القدس ہاشمی)